اوم

واکھیہ للی شوری

(اُردو ایڈیشن)

جلد اول

اے ۔ کے ۔ وانچو ۔

1996

پبلشرز :۔

ٹرسٹ پبلشنگ ہاوس

حبہ کدل سرینگر

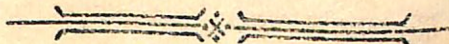
(بروکا پریس سرینگر)

تمہید

کشمیر جنت بے نظیر شروع ہی سے پوتر رشیوں، منیوں، مہاتماؤں، تپسویوں اور دیویوں کا گھر چلا آیا ہے۔ اُن کی مقدس زندگیوں کے تواریخی حالات نے بہت حد تک اہل کشمیر کی زندگی پر کافی اثر ڈالا ہے۔ کشمیر میں رُوحانیت کی فضا انہی پوتر ہستیوں سے قایم ہے۔ آج کل ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہماری نئی پود رُوحانی فضا میں پلنے کا موقعہ کم پاتی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ہمیں بے حد ضرورت محسوس ہوئی کہ ایک ایسا سلسلہ قایم کیا جائے جس سے کہ ہمارے نوجوان کشمیر کے رُوحانیت کے شیدائیوں کے جیون چرتر سے بہرہ اندوز ہو جایا کریں۔ چنانچہ کشمیر کی للی شوری (المعروف لل دید) کی مختصر سی سوانح عمری ہم ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ ہمیں آشا ہے۔ کہ اس کا اثر نوجوانوں کے دلوں پر رُوحانی کیف کے علاوہ علمی دلچسپی کا باعث بھی بنے گا۔ اگرچہ للی شوری کی سوانحعمری طبع ہو چکی ہے۔ لیکن وہ فارسی زبان میں ہے۔ جس سے کہ عام لوگ خاص کر ہمارے نوجوان فایدہ نہیں اُٹھا سکتے ہیں۔ اس لئے ہم نے بڑی تحقیق کے بعد یہ رسالہ اُردو زبان میں تیار کیا ہے۔ اُمید ہے۔ کہ نکتہ چین اصحاب ہماری ان کوششوں کی داد دینگے۔ اور اپنے مُفید مشوروں سے ہمیں مستفید بھی فرمائیں گے۔

اس رسالہ میں للی شوری کے واکھیہ یعنی کلام کی پہلی قسط شایع کرتے ہیں۔ اگلی اشاعتوں میں باقی حصے بھی قدردان اصحاب کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔

(مصنف)



سوانحمری للی شوری

للی شوری - للہ عارفہ تیرھویں صدی میں ہو گذری ہے - اس نیک نہاد دیوی کا جنم پانپور کے قریبی موضع سمپور کے ایک برہمن گھرانے میں ہوا تھا۔ بچپن سے ہی اس میں غور وخوض کی عادت پائی جاتی تھی۔ سن بلوغیت کو پہونچ کر اس کی شادی موضع پانپور کے ایک برہمن نوجوان سے ہوئی۔ باوجود شادی شدہ ہونے کے اس دیوی نے برہمچارنی کی زندگی بسر کی۔ ساس اور پتی کے ہاتھوں اس نے کافی تکالیف برداشت کیں۔ اس کی ساس کافی بہتان تراشتی رہی۔ سسر کو اپنی بہو سے بدظن کرنیکے لئے ساس نے کافی ہتھکنڈے استعمال کئے۔ ساس ہر روز بہو کی تھالی میں ایک گول پتھر رکھ کر چاول پروسا کرتی تھی۔ تاکہ سسر کو یہ گماں ہو۔ کہ اس کی بہو بڑی پیٹو ہے۔ للی دیوی برتن مانجھ کر ہر روز اس پتھر کو ساس کے پاس چپکے سے رکھ چھوڑتی تھی۔ اور کبھی پر اس راز کا انکشاف نہ ہونے دیا۔ ایک روز اتفاقیہ طور پہ سسر پہ یہ بھید کھلا۔ للی دیوی پتن پر پانی بھرنے جا رہی ہے۔ اسکی ایک ہم عمر پڑوسن اس سے پوچھتی ہے کہو بہن آکل جو تمہارے ہاں ضیافت پکی تھی۔ خود تو خوب مزے سے کھاتے رہے مجھے پوچھا تک نہیں۔ للی شوری بولی۔ ہاں بہن۔ دعوت تو ضرور پکی تھی مگر "للہ نلہ وٹھ ژلہ نہ ژالہ"۔ دعوت کوئی کھائے۔ تو میری بلا سے۔ للی کو گول پتھر سے کبھی چھٹکارا نہیں مل سکتا ہے۔ یہ گفتگو اس کے سسر نے سنی جو پتن پر سندھیا کر رہا تھا۔ وہ اس بات کی کھوج میں لگا اور جلدی ہی ساری حقیقت اس پر آشکارا ہو گئی۔ بیوی کو اس نے ڈانٹا۔ مگر اس سے ساس میں اپنی بہو کیلئے انتقام کی آگ اور بھی بھڑک اٹھی۔ اس نے اپنے لڑکے کو اپنی بہو کے خلاف

داہی تباہی سُنا کر برانگیختہ کر دیا۔ ایک روز للی شوری پٹن سے پانی کا گھڑا بھر کر کندھے پر رکھ کر گھر کو لوٹ رہی تھی۔ دولہا میاں نے محض چھیڑ خانی کی وجہ سے مٹی کے گاگر پر سوٹی کی ایک ضرب رسید کر دی۔ برتن ٹوٹ کر چُور چُور ہو گیا۔ مگر پانی جم کر کاندھے پر جما رہا۔ للی شوری نے پانی گھر میں لا کر استعمال کیا جو بچا وہ کھڑکی سے باہر پھینک دیا۔ پانی کے گرنے کی دیر تھی۔ کہ وہاں ایک تالاب بن گیا۔ جو کئی صدیوں تک قایم رہا۔ اس واقعہ کے بعد للی شوری رُوحانیت کے سمندر میں غوطے کھاتی رہی۔ اور مدارج طے کرتی گئی۔ دُنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر مستانہ وار اپنے پاکیزہ خیالات کا اظہار واکھیوں کی صُورت میں کرتی رہی۔ ویدانت اور الوہیت کے اعلےٰ اصُول عام فہم زبان میں لوگوں کو سُناتی رہی۔ للی شوری کے کشف کمالات کے قصّے لا انتہا ہیں۔

آپ کا انتقال بیجبہاڑہ میں آپ کی جسم سے ایک شعلہ بُلند ہو کر خلا میں پھیل گیا۔ ہندو مسلمان دونوں کو آپ سے عقیدت ہے۔

واکھیہ للی شوری

اکوئی ادہکاریُس نابھ درئے
کو مبئی برہمانڈس سوم گرئے
اکوئی منتریُس ژئس اکرئے
تس ساس منتر کیاہ زان کرئے (۱)

جس نے (برہمانڈ سے لیکر نابھستان تک) ادہکار کے ہی منتر کا دھارن کیا - اور اپنے آپ کو برہمانڈ کے برابر خیال کیا - جو اسی ایک منتر کے سار کو اپنے دل میں وچار کرے اُس کو ہزار ہا منتر کیا کریں گے ؛

اَبھیاسی سوئے وکاسُ لیئے[۲] وُتھو
گگنس سگُن میُول سنمہٗ[۳] ژُرِ ٹا
شوُنہ گول تہ اناۂ[۴] مئے متوُ
یہ ہوُی اُپدیش چھُوی بٹا (۲)

یوگ کے ابھیاس سے باہر کی تمام چیزیں لئے ہوتی ہیں - یہ سب شُونہ رُوپ دکھائی دیتا ہے - سوائے برہم کے اور کچھ باقی نظر نہیں آتا ہے - ہے منش یہی سچا اُپدیش ہے -

آسا بول پرِ نم ساسا
مہ مئے دا سا اکھید نا ہئے
یودوئے شنکر بکتہ آسا
مکرس[۵] ساسا مل کیاہ پئے (۳)

مجھے کوئی ہزار گالیاں بھی دے۔ میرے دِل میں ہرگز کوئی دُکھ نہ ہوگا۔ اگر میں سچ مچ شنکر کی پریمی ہُوں۔ اُسی طرح جیسے کہ آئینے کو میل کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی ہے

اچھاُن آئے تہ گھٕڑن گچھے
پکھٕن گچھے دِن کھو رات
یورئے آئے تور گھٕڑن گچھے
کِنہہ نہ کِنہہ نہ کِنہہ نتہ کیاہ (۴)

ہم لامحدُود سے آئے ہیں۔ اور وُہیں جانا چاہیے۔ دِن اور رات وُہیں (پرماتما کے راستے) جانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جدھر سے آئے اُدھر ہی جانا چاہیے۔ یہ سنسار کچھ بھی نہیں۔ کچھ بھی نہیں۔ کچھ بھی نہیں۔

اَسی آسِی تہ اَسی آسَو
اَسی دَور کٔری پتہ وَت
شِوس سورِ نہ زیون تہ مرُن
رَوسٕ سورِ نہ اتہ گت (۵)

ماضی میں ہم ہی تھے۔ اور مستقبل میں ہم ہی ہونگے۔ ہم ہی نے ہمیشہ سے دَور کئے۔ شو کے واسطے جینا و مرنا کبھی ختم نہیں ہوگا۔ سُورج کے لئے طلوع اور غرُوب ہونا بھی کبھی ختم نہیں ہوگا

آیس تہ سیودٕی گچھہ تہ سیودٕی
سیدِس ہول مہ کرم کیاہ
بہ تس آسِس آگہے وِزٕی
ویدِس تہ وندِس کریم کیاہ (۶)

(۱) لامحدُود، بڑھاپا (۲) سُورج (۳) واقف (۴) واقف کو (۵) پیاری

میں سیدھی آئی اور سیدھی واپس جاؤں گی۔ مجھ سیدھی سادھی کا کوئی ٹیڑھا پرش کیا بگاڑ سکتا ہے۔ میں شروع سے ہی اُس کی (ایشور) واقف تھی۔ وُہ مجھے کیا کریگا۔ جو اُس کی پیاری اور واقف ہے ؎

انہ پاگائیتری ہمسہ ہمسہ ریپت
اہم ترادت سُوئی اُدھ رُٹھ
ایم ترووُ اہم سوئی رُوُوپا نیے
ہیہ نہ اُسن چھکوئی اُپدیش (۷)

گائیتری منتر صرف زبان سے ہی نہیں۔ بلکہ دل سے جپنا چاہیے۔ اپنے آپ کا دُنیاوی تعلقات چھوڑ کر صرف اُسی کو پکڑ (اہم کو چھوڑ کر سُو کا دھیان کر) جس نے اپنا اہم چھوڑا وُہی زندہ رہا اس کے بغیر اور کوئی اُپدیش نہیں۔ یعنی اہم بھاؤ چھوڑنا ہی سچا اُپدیش ہے۔

آئیس کمہ دیشہ تہ کمہ وَتے
گژھ کمہ دہ تہ کوہ زانہ وتھ
انتھ داتی لگہ ہمہ تتے
چھم چھونِس پھکس کو سہ سرت (۸)

میں کس دیش اور راستے سے آئی۔ میں کس دیش میں جاؤں گی اور راستہ کیسے ملیگا؟ آخر ہاں مجھے وُہیں اچھا اُپدیش ملیگا۔ کیونکہ اس خالی سانس میں کوئی پائداری نہیں۔

آئیس سوتے۔ گوس نہ وتے
سہ منز سیتھے لوسم دوُہ

(۱) ہر ایک سانس یعنی ۲۴ گھنٹے میں ۲۱۶۰۰ شواس وشواس کے ساتھ گائیتری کا منتر جپنا چاہیے۔ (۲) اُپدیش۔

چندَس وُچھمُ پارُ نہٕ اَسے تھے
ناوِہ تارَس دِمہٕ کیاہ بوُ (۹)

میں ٹھیک راستے سے آئی لیکن اُس راستے پر نہیں چلی - جب میں سنتھو پر سے چل رہی تھی کہ سُورج ڈُوب گیا - میں نے جیب میں ہاتھ ڈالا - تو ایک کوڑی بھی نہیں پائی - اب میں مُلاح کو پار لنگانے میں کیا اُجرت دُونگی -

آگرِ ے ہا مالہ گرزمُ
دُگہ واٗ نہ ڈوُرہ سگیُمُ
اور سے کرپایہ نہ گت وُزمُ
یوِرہ ہتہ کنہہ رہہ سُرمُ نو (۱۰)

میں منبع سے ہی گرجی - اور کھیتی کو سیلاب کے پانی سے سیراب کیا پرماتما کی کرپا سے جگت کا گیان میرے دِل میں پیدا ہوا - میں نے اپنی طرف سے کسی چیز کی دھارنا نہیں کی ؂

اَسے پوندے زوسے زامے
نیتھٕ تہٕ تھن سنان کرے
ؤہر ورِیس نَنوٗی آسے
نِشہ چھوئی ہتہ پرزان تن (۱۱)

جو ہنستا ہے - چھینکتا ہے - کھانستا ہے اور انگڑائی لیتا ہے - جو ہمیشہ پُوتر تیرتھوں پر نہاتا ہے - جو تمام سال یعنی ہر وقت پرگٹ ہے - وہ تمہارے نزدیک ہے - پہچان لو -

---

۱ - کوڑی - ہر کا نام ۲ - سیلاب کا پانی ۳ - جاننا - ۴ - ہنسنا

۵ - چھینکنا - ۶ - کھانسنا - ۷ - انگڑائی لینا -

اندرئے آئیس چندری گاراںج
گاراںج آئیس ہہھن رہہہ
ژِ یئے ناران ژِ ہی اتھہ داران
ژِ یئے ماران یم کمہ ژہیہ (۱۲)

میں اندر سے تلاش کرتے کرتے چاند کی تلاش میں باہر نکلی۔ اپنی جیبوں کی تلاش کرتی رہی۔ تُم ہی ناران ہو۔ تُم ہی ہاتھ پھیلاتے ہو۔ تُم ہی مارتے ہو۔ یہ کیسی آپ کی آشچرج لیلا ہے ❖

آسس کُونی تہ سپنس سٹھاہ
نزدیک آسِت گییس دُور
اندر ہنبر کُونہی ژِ یو نِھُم
گیم کھِت چِت ژٗ دوزنڈا چُور (۱۳)

میں اکیلی تھی اور بہت ہو گئی۔ نزدیک ہو کر بھی دُور ہو گئی۔ اندر اور باہر کیول پرماتما کو دیکھا۔ مجھے چوپٹا چور کھاپی کر گئے ❖

اندر آسِت ہنبر ژھونڈم
پَوَنن رگن کرِ مُنِ ست
دھیانہ کین دئے نہ کہ کیوال زونم
رنگ گوس نگس میلِت گِت (۱۴)

اگرچہ وہ اندر ہی تھا میں نے اُس کی تلاش باہر کی۔ ہوا سے میری رگوں کو شانتی پہنچی۔ دھیان کرنے سے میں نے جان لیا کہ ایشور سارے جگت میں ویاپک ہے۔ یہ سارا جگت پرماتما میں لے ہو گیا ❖

۱۔ تلاش کرنا ۲۔ سنسار، جگت ۳۔ برہم

ادرِہ تہ پانئے یورہِ تہ پلنئے
پُتٕ واٗنِس روزِہ نہ زانھہ
پانئے گُپت تئے پانئے گیانی
پانئے پانس مُود نہ زانھہ (۱۵)

اُدھر سے بھی وہی ہے۔ اور اِدھر سے بھی وہی ہے۔ وہ کبھی بھی پیچھے نہیں رہے گا۔ وہ خود ہی پوشیدہ ہے اور خود ہی سرو ویاپک ہے۔ وہ خود کبھی بھی نہ مرا۔ بلکہ امر ہے ۔

ادرِہ تہ پانئے یورہ تہ پانئے
پانئے پانس چھُونہ میلان
پرتھم اَتھِس نہ مُولہہ وانی
شوبئے آہا مالہ ژِری آشچر زان (۱۶)

اُدھر سے بھی وُہی ہے اور اِدھر سے بھی وُہی ہے۔ وہ کبھی بھی خود ہی نہیں ملتا ہے۔ اُس میں ایک ذرہ بھی نہیں سما سکتا۔ ہے منش یہی تو عجیب بات ہے ۔

اومکار یلہ لیہ اونم
وُہی کرُم پنُن پان
شئہ وَتہ ترٲوِت ست مارگ رُٹم
تیلہ لل بہ واتٕس پرکاشس تھان (۱۷)

متواتر جپ کرنے سے میں نے اوم کو اپنے آپ میں لے لیا۔ اپنے جسم کو جلتے ہوئے کوئلوں کی طرح بسم کیا۔ چھ راستے عبور کر کے میں نے ساتواں یعنی سچا راستہ پا لیا۔ تب میں لل سچائی کے مقام پر پہونچی ۔

۱۔ پیچھے ۲۔ بسم کیا۔ راکھ کے ساتھ مل جانا۔ ۳۔ پانچ گیان اندریاں اور من

کوہِ چھک رِوان اَنیِتھان چھ
تُر کُنی چھک تہ اندری اُتھ
شِو چھُوئی اَت تے کُن ہو گژھ
سہزہ کتھ بیا نہ کر تو پژھ (۱۸)

تُم کیوں بے فایدہ ہاتھوں سے ٹٹولتے ہو۔ اگر تم دانا ہو۔ تو اپنے اندر دیکھو
شِو اپنے آپ میں ہی ہے۔ اُسکی تلاش اور کہیں مت کرو۔ یہی سہزہ تو
میری اصلی بات پر یقین کرو۔

کُس ہو مالہ تُوس نہ پکان پکان
کُس ہو مالہ تُوسی نہ ولنگان سمیر
کُس ہو مالہ تُوسی نہ مران تہ زوان
کُس ہو مالہ تُوسی نہ کران نندا (۱۹)

ہے منش! کون چلتے چلتے نہیں تھکتا۔ ہے منش! کون سمیر و پہاڑ کو عبور
کرتے کرتے نہیں تھکتا۔ ہے منش! کون مرتے اور پیدا ہوتے نہیں تھکتا۔
ہے منش! کون لوگوں کی نندا کرتے کرتے نہیں تھکتا۔

نَل ہا مالہ تُوسی نہ پکان پکان
سرِیہ تُوسی نہ ولنگان سمیر
چندرمہ تُوسی نہ مران نہ زوان
منش تُوسی نہ کران نندا (۲۰)

ہے منش! پانی چلتے چلتے نہیں تھکتا۔ سورج سمیر و پہاڑ کو عبور کرتے کرتے
نہیں تھکتا۔ چندرمہ مرتے پیدا ہوتے نہیں تھکتا۔ منش نندا کرتے کرتے
نہیں تھکتا۔

(۱) بے فایدہ (۲) عبور کرنا

کُس مَرِ تے کسُو مارَن
مارِہ کُس تےَ مارَن کُس
یُس ہَرہ ہَرہ تراوِت گَھر گَھر کرِ ئے
اَدہ سُوئی مَرِہ تےَ مارَن تس (۲۱)

کون مریگا۔ اور کس کو ماریں گے۔ کون ماریگا اور کون مارا جائے گا۔ جو شِو کو چھوڑ کر گھر کے خواہشات بڑھائیگا۔ تب وُہی مریگا۔ اور اُسی کو ماریں گے

کُس پُش تےَ کُسہ پُوشانی
کُم کُوسُم لاگِزِ س پُوزے
کُمہ سَرہ گڈ دِزِہس زَل ۱ دانی
کوہ سِہ منترِ شنکر وُزے (۲۲)

کون مالی ہے اور کون مالن ہے؟ کونسے پھُول اُس اُتم دیو کی پُوجا کے لئے استعمال کروگی۔ کس ویدی سے جل چڑھایا جائے گا۔ کس منتر سے شنکر کی پراپتی ہوگی ؟

کُش پوش تل دِیپ زَل ہا کِرِ ہے
یُس ست بھاؤ گُرہ کَت منہ ہیئے
شمبوہس سوِرہ پنہ پرِ ہے
شعئی دِپزے سہزہ کرِ ئے (۲۳)

اُس کو کوشا۔ پھُول۔ تل۔ دیپ اور جل وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ جس کے دِل میں گورو کے شبد پر پکا بھروسہ ۲ ہے۔ جو پریم بھاؤ سے شمبو کا دھیان کرتا ہے۔ اُسی کو سہز سچی کریا کہیں گے۔

۱۔ جل کی دھارا۔ ۲۔ بھروسہ کرے۔

مَن پُوشِ تےَ یژِدھ پُوشانی

بھاوِک کوسُم لاگنِس پُوزے

شِشِرسُ(۱) گُڈ دِزِس زَل دانی

ژھوپی منترہ شنکر وُزے (۲۴)

من روپی مالی اور بدھا روپی مالن - بھاونا روپی پشپ سے پُوجا کرنی چاہیئے - اپنے آنندرس سے جل چڑھانا چاہیئے - مون روپی منتر سے ایشور کی پراپتی ہوگی ⁂

گورہ شبدس یُس یچھ پژِھ بھرے

گیانہ وگہ(۲) رٹہ چت تُرگس(۳)

یندرے شمرِت آنند کرِ ے

اَوہ کُس مرِ ے تہ مارِن کَس (۲۵)

جو اپنے گورو کے شبد پر یقین رکھتا ہے - جو من روپی گھوڑے کو گیان روپی لگام سے قابو کر لیتا ہے - جو یندریوں کو قابو کر کے شانتی پراپت کرتا ہے - پھر کون مریگا - اور کس کو ماریں گے ⁂

کینہہ چھی نِندرِ ہیتھ وُدی(۴)

کینژن وُدِن نِندر پیئی

کینہہ چھی سنان کرِت اپُوتی

کینہہ چھی گرہ(۵) بِرنِت نہ اکری (۲۶)

کئی گہری نیند میں ہوتے ہوئے بھی پورے ہوشیار ہیں - کئی جاگتے ہوئے بھی سوئے ہوئے ہیں - کئی سنان کرکے بھی اشُدھ ہیں - کئی گرہست سیون کرنے پر بھی پوتر ہیں - (کریا کے بندھن سے آزاد ہیں) ⁂

(۱) آنندہ رس (۲) لگام - (۳) گھوڑے کو (۴) ہوشیار - (۵) گرہست پالک

کنڈ اولیو گرحہ تیزہ کنڈیو ونواس
پتھوی چھوک تہ تیو تھی آس
منس دھیر رٹھ سنپننگ سواس
کیاہ چھوی مولن سورتے ساس (۲۷)

کہیوں نے گھر اور کہیوں نے جنگل چھوڑا - تم جیسے ہی ہو - ویسے ہی رہو - من کو قابو میں رکھنے سے ہی مطلب کو پراپت کر سکتے ہو - اس شریر کو راکھ اور مٹی ملنے سے کیا فائدہ ہے ؟

ژگن ژی بُوتل ژیٔ
ژیٔ دِن پون تہ رات
ارگ ژندن پوش پوٗن ژیٔ
ژیٔ چھوک سکل تے لاگزی کیاہ (۲۸)

تم ہی آکاش ہو - اور تم ہی پرتھوی ہو - تم ہی دن ہو - ہوا ہو - رات ہو - تم ہی ارگ، چندن، پھول، اور پانی ہو - تم ہی سب کچھ ہو - میں کیا تم کو پوجا میں استعمال کروں ؟

ناتھ نا پان تا پر زو نم
سدائی بودم ایکوی دیہہ
ژہ بہ بہ ژہ میول نا زونم
ژہ کس بہ کوسہ چھٹو سندیہہ (۲۹)

ہے سوامی! میں اپنے آپ کو اور پرائے کو نہیں سمجھی - میں نے ہمیشہ اس شریر کی ایکتائی جان گئی - لیکن - تم ہی میں ہوں - اور میں ہی تم ہو - یہ بات میں نہیں سمجھی - تم کون ہو؟ اور میں کون ہوں - یہی تو

۱ - کہیوں نے - ۲ - سب کچھ - ۳ - تکلیف دینا - پیار کرنا - ۴ - شک -

میرے دِل میں شک ہے ۔

ژِہ نا بُو نا دے نا دھیان
گو پانئے سروہ کرُئے مشتِ
اِنیا ڈیو ٹھک کنہہ نا اُوہی
گےَ سرت لے پرہ پشتِ (۳۰)

نا تُم ہو۔ نا میں ہوں ۔ نا دھیان ہے ۔ اور نا دھیان کی کوئی چیز ہے ۔ سب کریا چھوڑکر وُہ صرف وُہی پر ماتما ہے ۔ اندھے لوگوں (اگیانی) نے اِس کا مطلب نہیں سمجھا ۔ لیکن جب کہ اُن کو بھی گیان ہوا ۔ تو وُہ بھی سنسار پار ہو گئے ۔

ژھانڈان لُوسس پانی پانس
ژُھپی رگیانس وَوت نہ کُونہہ
لے کرمس واژِس مے خانس
بھر بھر بانہ تہ چوَان نہ کانہہ (۳۱)

میں اپنے آپ کی تلاش کرتے کرتے تھک گئی ۔ اُس پُوشیدہ گیان کو کوئی حاصل نہیں کرتا (جو اُسکی تلاش اپنے سے باہر کرے) جب میں اِسی میں لے ہو گئی ۔ تو میں سیدھی امرت کے مقام پہ پہونچی ۔ وہاں پر برتن بھرے ہوئے ہیں ۔ لیکن پیتا کوئی نہیں ہے ۔

زِنن زانیہ رِت تے کہی
کرِت وُورس ہو کلیشا
فیسرت دوار بزہ نہ ویت تتُوئی
شُو چھُوئی کرُو کڈتے زِین اُپدیش (۳۲)

۱ ۔ سرب کریا ۔ ۲ ۔ نجات سمندر پار کرکے ۔ ۳ ۔ لیجے ۔ ۴ ۔ برے ۔ ۵ ۔ بہت تکلیف ۔ ۶ ۔ اُسی جگہ

اچھے اور بُرے اپنے ماتاؤں سے پیدا ہو گئے۔ اُن کے پیٹ کو بہت تکلیف دی۔ سنسار میں پھر کر پھر اُسی جگہ پہونچے۔ شو کو پراپت کرنا بہت مشکل ہے۔ اس لئے اس اُپدیش پر دھیان کرنا ۔

دماوم کرمس ومن تماسے ۔۔
پرزلیوم دیپ ننے یم ذات
اندرم پرکاشس نبر ژھوٹم
گٹہ رٹم کرمس تھف (۳۳)

آہستہ آہستہ میں نے اپنے سانس کو اندر ہی روکے رکھا۔ ایسا کرنے سے میری بُدھی چمکی اور اصلیت معلوم ہوئی۔ میں نے اندر کی روشنی باہر پھیلا دی۔ جتنے اکہ میں نے اندھیرے میں اُس کو پایا۔ اور پکڑے رکھا ۔

دیوُ وٹا ۔۔ دیور وٹا
ہیرہ بونہ چھی ایکہ واٹ
پوز کس کرکھ ہوٗمہ بٹا
کرمنس تہ پوٗنس سنگاٹ (۳۴)

مورتی بھی پتھر کی ہے اور مندر بھی پتھر کا ہے۔ اوپر اور نیچے ایک ہی ہے۔ ہے مورکھ پنڈت تم کس کی پوجا کرو گے؟ تم من اور آتما کو ایک ہی کرو ۔

دِن ژھنزہ تہ رژان آسے
بوُتل گگنس کوٗن وکاسے
چندرہی راہ گروُسن ماوٗسے
شو پوٗزن گاہ چت آتمسے (۳۵)

ح۱ آہستہ آہستہ ح۲ سانس ح۳ مورتی ح۴ مندر ح۵ ایک ہی ہونا ح۶ مورکھ پنڈت ح۷ ملاپ ح۸ ختم ہونا

دن ختم ہوگا اور رات آئیگی - زمین کی سطح آسمان کی طرف پہنچیگی - اماوس کے دن راہ چندرمہ کو گراس کرتا ہے - اپنے وِدیا سے آتما کو جان لینا شِو کی سچی پُوجا ہے +

دادشات منڈل یُس وُس تجیٔ
ناسکٔ پوَن اناہت رٔو
سُویَس کلپن انتہٕ دٕ ژجی
پانے دیو تہ ارژُن کس (۳۶)

جس نے برہمرندر کو شِو کا استھان سمجھا - جس نے سانس کے اندر سے باہر آنے کی آواز کو جان لیا - جس کے فضول خیالات خود بخود مِٹ گئے - وہ خود شِو رُوپ ہے - کون کس کی پُوجا کرے گا +

پرتھئی تیرتھن گژھان سنیاسی
گارُن سُدرشن میوُل
چِتا پرتھا مونش پتا آس
دُرِ نِشکَت نیلا وُدرُن نیلی (۳۷)

سنیاسی لوگ ہر تیرتھ کو جایا کرتے ہیں - اور پرماتما کو ملنے کی تلاش کرتے ہیں - ہے من! اپنے چِت رُوپ سے بے خبر نہ رہ - کیونکہ دُور سے نیلا گھاس دکھائی دیتا ہے +

مکُرس مَل زُن ژُلم مَنس
اَدہ مے لبم زانس زان
شوٗی یلہ ڈیٹھم نِشے پانس
سوری شوی تے بہ نو کُہنہ (۳۸)

۱ برہم رندر ۲ ناک سے سانس لینا ۳ نہ ٹوٹنے والا ۴ بھاگتا ۵ ارپن کرنا ۶ بے خبر ۷ نظر آنا

میراچت آیئنے کی طرح نرمل ہوگیا۔ تب مجھے لوگوں کے ابھید بھاؤ کا گیان ہُوا۔ جب میں نے اُسکو (دیوتا) اپنا ہی سروپ دیکھا۔ تو میں سمجھ گئی۔ وُہ ہی سب کچھ ہے اور میں کچھ بھی نہیں ۔

لَل بو لُوسس ژِھانڈان تہ گارن
ہَل مہ کُرمس رسِنے شتی
وُچھُن ہیوتس تور ڈیوٹھمس بَرَن
ہِہ تہ کَل گنِنے یم زوگمس تتی (۳۹)

میں (لَل) ایشور کی تلاش کرتے کرتے تھک گئی۔ میں نے اُس کے تلاش کرنے میں بہت ہی یتن کیا۔ میں نے اُسکی تلاش کی۔ لیکن دروازوں کو بند دیکھا مجھے فکر غالب ہوئی اور وُہیں تاک میں بیٹھی ۔

لَل ونده زولم جگر مورُم
تیتہ لَل ناؤ درام
یلہ ڈُل ترووُمس تتی (۴۰)

میں نے دل کی میلائی جلا دی اور دل کے خواہشات ہٹا دئے۔ تب میرا لَل نام مشہور ہو گیا۔ جب میں وُہیں دو زانو ہو کر بیٹھ گئی ۔

یم لُوبھ تہ مَن مت مورُو
تمے مارت تہ لُوگُن داس
یمی سہزہ ایشور گورُو
تمی سوری وندان ساس (۴۱)

جس نے لالچ، خواہشات، اور غرور کو قابو کیا۔ اُن کو قابو کر کے اپنے آپ کو داس بھاؤ خیال کیا۔ جس نے پرماتما کا تلاش کیا۔ اُس نے سب

(۱) تلاش (۲) یتن کرنے سے (۳) اگیان کا پردہ (۴) وُہیں تاک میں بیٹھنا (۵) جاننا۔

کچھ مٹی کے برابر خیال کیا۔ یعنی دُنیا کو ناپائدار جانا۔

یتھ سرہ سرشف پھل ناوڑے

تتھ تر سمکلو پولن چن

مرگ سرگال گینڈ زل مستی

زلن نا زلن ہتہ تتی پن (۴۲)

یہ جھیل اتنا نازک ہے۔ کہ اس میں رائی کا دانہ بھی سما نہیں سکتا۔ تو بھی اس جھیل سے سب جیو پانی پیتے ہیں۔ اس میں ہرن۔ گیدڑ۔ گینڈا اور سمندری ہاتھی وغیرہ سب کے سب پیدا ہوتے ہی گر تے ہیں یعنی مرتے ہیں۔

ژلہ چتہ وندس بھیہ ہو بہ

چان چنت کران پانے انہ

ژہ کوہ زان ہیی کھدہری کر

کیول تسندوی تورک ناد (۴۳)

ہے چنچل من! تو اپنے دل میں کوئی خوف نہ رکھ۔ پرماتما خود ہی تمہاری فکر کرتا ہے۔ تمہیں کب پہچان آئے گی؟ اور تمہاری بھوک کب ختم ہوگی؟ صرف اسی (ایشور) کے انوگرہ کا انتظار رہے۔

گال گنڈی نم بذل پژی نم

دپنم ہیس یتھ رژے

سہزہ کسمو پوز کری نم

بہ امہ آلان کس کیاہ موژے (۴۴)

چاہے کوئی نندا کرے۔ چاہے کوئی تعریف کرے۔ چاہے لوگ اپنے خیالات کے مطابق کچھ بھی کہیں۔ چاہے مجھے پھولوں سے پوجا کریں۔ میں دکھ سکھ سے

ا جھیل ۲ رائی کا دانہ ۳ چودہ بھون ۴ نہ ٹھہرنے والا ۵ ایشور ۶ تعریف ۷ پھول ۸ دکھ سکھ

رہت یعنی شدھ ہوں۔ مجھے کسی کا کیا پریوجن ہے ؛

نابھستھانس چِت زلہٕ وٕنی
برٛہس تھانس ششرن مکھ
برہمانڈس چھےٚ نٔد وہہ وٕنی
تمےٚ ترٛن ہوٗ یلہٕ گوٚ تتوٗ (۴۵)

نابھ ستھان سے ہی اگنی (نار ظہر) ہوتی ہے۔ برہم ستھان سے ٹھنڈک پیدا ہوتی ہے۔ برہمانڈ سے پران اپان روٗپی ندی بہتی ہے۔ اس لئے ہوٗ سرد ہے اور ہا گرم ہے ؛

چدانندس گیان پرکاشس
یمو ژیوٗنی تم زیون تی مکھتی
وشمس سمسارس پاشس
ابدوٗ گنڈ شت ژھتی (۴۶)

جنہوں نے گیان روٗپی چِدانند کا سچی ودیا سے گیان حاصل کیا۔ جنہوں نے اسی دیہہ میں گیان حاصل کیا۔ وہ جینے اور مرنے سے آزاد ہو گئے۔ یہ سنسار کٹھن روٗپی پھانسی کا جال ہے۔ موٗرکھ لوگ ہزاروں گانٹھوں سے اپنے آپ کو اس جال میں باندھتے ہیں ؛

رتہٕ چہٕ ننگہ سرا سری سرس
اکہٕ ننگہ ہیرس اٹھس جائی
ہر مکھ کو نسرہ اک سم سرس
ستہٕ ننگہ سرس ششنیا کار (۴۷)

---

۱ گرم ۲ ٹھنڈک۔ ۳ پران اپان روٗپی ندی۔ ۴ پیچیدہ ۵ جال

۶ ۔ بے وقوفوں ۔ نے ۷ سینکڑوں گانٹھ ۸ تین بار ۹ پل۔

تین بار میں نے جھیل کو بھرا ہوا دیکھا۔ ایک بار میں نے جھیل کو آکاش پر جگہ دیکھی۔ ایک بار میں نے ہرمکھ سے کونسر ناگ تک پل دیکھا۔ سات بار میں نے سنسار کو شوٗن میں لے ہوتے دیکھا ۔

تنتر گلہٕ تےٚ منتر موٗڑے
منتر گلہٕ تےٚ موٗڑے چِت
چت گلہٕ تےٚ کنہہ تِنا کُنہے
شوٗنس شوٗنہٕ رمیلتھ گو (۴۸)

تنتر لے ہونگے ہر دشا منتر ہی رہے گا۔ جب منتر بھی لے ہونگے۔ تو صرف من ہی رہے گا۔ جب من بھی غائب ہو گا۔ تو باقی کچھ بھی نہیں رہے گا۔ شوٗنہ روپ میں شونہ مِل جائے گا ۔

باٚن گُل تےٚ پرکاش آوٗ زوٗنے
چندر گُل تےٚ موٗژی چِت
چت گُل تےٚ کنہہ تِنا کُنہے
گےٚ بھوٗ بھوہ سوہ وِسرزِتھ کِت (۴۹)

جب سورج غروب ہوا۔ تو چاند نکل آیا۔ جب چاند غروب ہوا۔ تو صرف من رہا۔ جب من بھی نہیں رہا۔ تو کچھ نہیں رہا۔ یعنی جگت لے ہوا۔ زمین، ہوا، آکاش (بھوٗ۔ بھوہ۔ سوہ) برہم میں لے ہو گئے ۔

موٗڑو دیشتھ نہٕ پشتھ لاگ
ژورتہ کُل شُر توٗ دون زڑہ روپی اس
یُس یتھ دپی تس تیوتھ بوٗل
شوٗمی چھ دپی تتہٕ وُدِن ابھیاس (۵۰)

۱ سورج ۲ رہ گیا۔ ۳ لے ہونا ۴ سُن کر ۵ پیچھی وِدیا۔

سب جان کر بھی تو مُورکھ جیسا رہ۔ اور دیکھ کر بھی تُو اندھا جیسا رہ۔ سُن کر بھی تو بہرہ جیسا رہ۔ جو جیسا تم کو کہے۔ اُس کو ویسا ہی مان لے۔ دانا لوگ اسی طریقے پر عمل کرتے ہیں۔

اَوچارِ ہی حا مالہ چھُی پوتھِن پران
یُتھہ طوطہ پران رام پنجرس
گیتا پران ہیتھا لبان
پرم گیتا تہ پران چھس (۵۱)

بے سمجھ لوگ وچار یعنی عمل کے بغیر ہی کتابیں پڑھتے ہیں۔ جیسے طوطا پنجرے میں رام پڑھتا ہے۔ وہ گیتا پڑھ کر دکھاوا کرتے ہیں۔ میں نے گیتا پڑھی اور مطلب کو جان گئی۔

آنچار ہانز نہ ہوند گوم کنن
نند چھُوہ تہ رہیو ما
نہ بوزن تر کو تم رُود وَنُن
نہ یے تُن چھُوہ نہ تری لو ما (۵۲)

آچار شکتی کی آواز میرے کان میں آئی۔ یہاں سب کچھ ناپائدار ہے۔ مت خریدو۔ اس میں مت پھنس جاؤ۔ یہ آواز داناؤں نے سُنی۔ اور کہنے لگے۔ لوگو! اگر سمجھنا ہے۔ تو سمجھ لو۔

آنچار بچار وچار وُنُن
پران تہ رُوہن رہیو ما
پرانس برزت منزا شرُوہن
نندر چھُوہ تہ رہیو ما (۵۳)

۱) وچار کے بغیر ۲) آچار شکتی ۳) ناپائدار ۴) دانا ۵) پران ۶) ایمان ۷) اپنا کر

آچار شکتی نے وچار کی بات کہی - پران اور اپان کا خیال رکھنا چاہیئے پرانوں کے سیون کرنے سے مزا چکھو - سنسار ناپائدار ہے - اسمیں مت پھنسو ؞

یمئے شہ ژہ تمئے شہ مہ
شامہ گلا ژہ ہیون ٹوٹھس چھو
یھوئی ہنا بھید ژہ تہ مہ
ژہ شن سوامی بہ شسے موشس (۵۴)

ہے ایشور! جو چھ تم میں وہی چھ مجھ میں بھی ہیں - ہے نیل کنٹھ! تم سے الگ ہوکر میں تکلیف میں پھنسی - تم میں اور مجھ میں یہی فرق ہے کہ تم چھ کے سوامی ہو - مجھے انہی چھ نے گمراہ کیا ؞

کھت گنڈت نا شمہ مانس
برانتھ یمو ترا و تم گے کھست
شاستر بوز زہ یم ننگ کرد
شونا پرش تیے ونیا لوست (۵۵)

کھانے اور کپڑے پہننے سے من قابو میں نہیں ہوتا - جنہوں نے جھوٹی آشا چھوڑ دی - وہی اوپر گئے یعنی گیان حاصل ہوا - شاستر کو پڑھ کر جنہوں نے اس پہ عمل کی جنہوں نے شاستر پہ بھروسہ کیا اُن کو من کی شانتی آسکتی ہے

زل تھمنو ہتوہ ترناون
اُردہ گمن یرہ ورزتا ژرت
کاٹھ دینہ دُدھ شرماون
انتہ سکلو کیٹ ژرت (۵۶)

۱ پانچ گیان اندری اور ایک من ۲ تکلیف ۳ گمراہ کیا ۴ من کو قابو کر ۵ عمل کرنا ۶ شانتی

بہتے ہوئے جل کو روک لینا بڑھتے ہوئے آگ کو ٹھنڈا کرنا۔ اپنے پاؤں پر آسمان پر چلنا۔ ایک لکڑی کی گائے سے دودھ دہنے پر محنت کرنا۔ یہ سب باتیں بازی گری سماں اور فضول ہیں ✤

چت تورگہ گگنہ برہمہ وون
نمیشہ اکہ ژھنڈہ یوزنہ لچھ
ژی تن وگہ یم رٹتھ زون
پران اپان فٹرت پچھ ✤ (۵۷)

من روپی گھوڑا آکاش وغیرہ کا سیر کرتا ہے۔ آنکھ کے ایک اشارے میں لاکھوں یوجن کا سفر کرتا ہے۔ اگر منش گھوڑے کو لگام سے قابو کرنا جانتا۔ تو اُس کے سب اندریاں کسی کام کے نہیں رہتے ہیں ✤

تورِ سلل گھٹ تے تورہ
ہیم ترِ سگے بنابن وِمرشا
ژی تن رو باتہ سب سمے
شومے زرا ژرر جگ پشتا (۵۸)

جب سردی پانی پر قابو پاتی ہے۔ تو پانی یخ کی صورت اختیار کرتا ہے۔ اسی طرح سے تین مختلف صورتیں بنتی ہیں۔ اگر وچار سے دیکھا جائے۔ تو ان میں کوئی فرق نہیں۔ جب چیتن روپی سورج چمکتا ہے تو تینوں ایک سروپ بنتے ہیں۔ اور سارا جگت جاندار اور بے جان سب شو روپ ہی دکھائی دیتے ہیں ✤

ف۱ چت روپی گھوڑا۔ ف۲ آنکھ کا ایک اشارہ ف۳ ۔ اندریوں کا بے کار ہونا ف۴ سردی ف۵ پانی ف۶ ۔ اختیار کرنا۔ ف۷ ایک سروپ ہونا ف۸ دکھائی دیتے ہیں ✤

کُس بَب تَے کُس ماجی
کمئ لاجی باجی بَٹ
کال گژھک کو ہنہ نو بَب کو ہنہ نو ماجی
زانت کوہ لاجت باجی بَٹ (۵۹)

کون تمہارا باپ ہے۔ اور کون ماں ہے۔ کس نے تمہارے ساتھ پریم کیا۔ آخری وقت پر نہ کوئی تمہارا باپ ہے۔ نہ کوئی ماں ہے۔ یہ جان کر تم کیوں پریم بڑھاتے ہو۔

کھنہ کھنہ سیتن کُن نو واتک
نہ کھنہ گژھک اہنکاری
سوئی کھہ مالہ سوئی آسکھ
سمہ کھنہ مُوژرنے برژن تیری
شم یلہ سمئ زُم کتہ روزی
اُدہ آنہ مالہ روزک شوہم شو (۶۰)

بار بار کھانے سے تم کسی ٹھکانے پر نہیں پہنچو گے۔ اور نہ کھانے سے تم کو غرور پیدا ہوگا۔ اعتدال سے کھاؤ۔ اور اعتدال سے رہو گے۔ اعتدال کے کھانے سے اصلی راستہ کھل جائے گا۔ جب سمہ کھاؤ ہوگا۔ تو شگاف نہیں رہے گا۔ پھر ہی پیارے۔ تم شوہم ہی رہ جاؤ گے۔

کینژن دیتھ گلالہ یتہ ہی
کینژن زُونتھم نہ اَنِنس وار
کینژن تژھ نتھم نال بدمہ تھری
بگواہہ نہ گئی منہ کار (۶۱)

١ پریم کرنا ٢ دروازہ ٣ سمہ کھاؤ ٤ لڑکا ٥ لڑکی۔

کیئوں کو تُم نے بہت سارے لڑکے دیئے ۔ کہیؤں کو تُم نے دینے میں وارہ نہیں دیکھا ۔ کہیؤں کو تُم نے برہم ہتیا کا پاپ لگا دیا ۔ یعنی صرف لڑکیاں ہی دیں ۔ ہے بھگوان! تمہاری لیلا کو نمسکار ہے ۔

کنڈ لو کرک کنڈ کنڈے
کنڈ لو کرک کنڈی ولاس
بھوگ میٹھی دِتت یتھ کنڈے
اتھ کنڈ روزی سُورنتہ ساس (۶۲)

ہے شریہ داری! اگر تُم کو ہر وقت شریر کا ہی دھیان رہے گا ۔ اور تُم ہر وقت اِس شریر کو آراستہ کرو گے ۔ اور تُم ہر وقت اس شریر کو میٹھے بھوجنوں سے پالنا کرو گے ۔ ایک دن یہ شریر راکھ اور بھسم ہو جائے گا ۔ یعنی مٹی میں مِل جائے گا ۔

سو مہنہ گارُن منز یتھ کنڈے
یتھ کنڈہ دپان سُروپ ناو
لُوبھ موہ ترلی شُوبھی کنڈے
یتھ کنڈہ نیری سوپرکاش (۶۳)

دل و جان سے پرماتما کی تلاش اسی شریر میں کر ۔ اسی شریر کا نام پرماتمہ سُروپ ہے ۔ لالچ اور جہالت کو چھوڑ کر یہ شریر شُوبھایہ مان بنے گا ۔ تب اسی شریر سے پرماتما کے گیان کا ظہور ہو گا ۔

گالُن کالہ نول میدوے ژہ گول
وندو گھوہ وندو ونواس

۱ شریر دھاری ۲ آراستہ کرنا ۳ بھوجن ۴ تلاش کرنا

۵ گو... ۶ جنگل

زانتِ سَروٚہ گَتھ پرٕبھُو امُول
پنھُوئی زانگ تیوٚتھی آسٕس (۶۴)

اگر وقت کے گزرنے سے تُم تمام خواہشات کو قابُو میں کرو گے۔ تُم چاہے گھر میں رہو۔ چاہے جنگل میں۔ اگر اُس کو ہر جگہ حاضر و ناظر اور الوکک پربھُو سمجھو گے۔ پھر جیسا جانو گے۔ ویسا ہی بنو گے

کینٚژن رن چھےٚ رٕہتھ بھوٚنی
نیرو نبر شہوُل کرو
کینٚژن رن چھےٚ برٕہیٹھ ہوٚنی
نیرو نبر زنگ کھیو
کینٚژن رن چھےٚ اوٚل[۱] تہٕ وٚول
کینٚژن رن چھےٚ زوٚل[۲] ترٕہی (۶۵)

کتنیوں کی عورتیں چنار کے ٹھنڈے درخت کے مانند یعنی شیتل سوبھاؤ ہیں اگر باہر نکلیں۔ تو سایہ میں بیٹھ کر آرام کریں۔ کتنیوں کی عورتیں دروازے پر کُتے کی مانند ہیں۔ باہر نکلنے پر ٹانگیں کاٹنے کو آئیگی۔ کتنیوں کی عورتیں جھگڑالو ہیں۔ کتنیوں کی عورتیں چھیددار سائے کے مانند ہیں۔ یعنی اُس سایے میں بیٹھنے سے کوئی فایدہ نہیں ہے

آمہٕ پنہٕ سُدرس ناوِ چھس لمان
کتھہ بوزہٕ دےٚ میون ہتہٕ دیہٕ تار
آمن ٹاکن پوٚنہٕ زن شمان[۴]
رُوح چھُم برٕہمان[۵] گرہ گژھہ (۶۶)

---

(۱) ٹھنڈا۔ (۲) جھگڑالو (۳) چھیددار (۴) جذب ہونا۔
(۵) خواہش۔

میں سُوت کے نازک تاگے سے سمندر میں کشتی کو کھینچتی ہوں)۔ کیا پرماتما میری پرارتھنا سُن کر مجھے بھی پار کریگا۔ جس طرح پانی کچے مٹی کے برتن میں جذب ہوتا ہے۔ اسی طرح میرا دل چاہتا ہے۔ کہ میں بھی اپنے گھر کو جاؤں۔ یعنی مکتی پراپت کروں ۔ء

کالی سٙت کُل گٔژھن پاتالی
کوکالی کاہ کالی ورشن پن
ماسن ٹکہ تے مسہ کی پیالی
برہمن تہ ڈالی ایکوہٕ کھین
ملج ہا مالہ کرہ کورہ دٕلالی
زٕنہٕ نٕشن سٲری وٕست پن (۶۷)

وقت آئیگا۔ جب کہ سات کُل گِر جائیں گے یعنی ناش ہو جائیں گے۔ کلیگ کے بُرے سمئے میں بے وقت بارش ہوگی۔ برہمن اور بھنگی مانس اور شراب اکٹھے کھائیں گے اور پیئینگے۔ ماں اپنی لڑکی کے بد افعالی کرنے میں دلالی کریگی۔ سب اونچے نیچے گریں گے یعنی اخلاقی گراوٹ ہوگی

کٔو ہرے بوزک کوہٕہ نوروزک
کٔو ہرن کرنم ناقی کار
کٔونی آسٕت دوان ہُند جنگ گوم
شُوئی بے رنگ کرتٕ گوم زنگ دار (۶۸)

اگر تم تنہائی سے ہٹو گے تو کہیں نہ رہو گے۔ تنہائی ہی نے مجھے بدنام کیا۔ اکیلی ہو کر ہی دو کا جنگ ہو گیا۔ وہ نراکار ہی مجھے ساکار بنا کر چلا گیا ۔ء

ف۱ ناش ہونا۔ گر جانا۔ ف۲ بے وقت ف۳ چنڈال ف۴ دلالی۔
ف۵۔ اخلاقی گراوٹ ف۶ نراکار ف۷ ساکار۔

اڈہ پچ سَن دِتھ تھاوِن مٹن
لُوبھہ بُچھہ پوٗلِن گیاپچ گیت
فُٹ فُٹ نیرِن تم کستہ وِٹن
ترک اَے مالہ چھوکی پور کرٕ پچھ (۶۹)

جو ایک جگہ سے مال چھین کر دُوسری جگہ رکھتے ہیں۔ لالچ کے اندھے گیان کے گیت گاتے ہیں۔ دُنیا میں انگشت نما ہوتے ہیں۔ دُنیا میں اُن کا بھلا کیسے ہوگا۔ اے منشُ! اگر تم دانا ہے۔ تو اِن کاموں سے باز آؤ۔

پٕرِ ہٕتہ پانن یِم سمٕوی موِن
یِم ہیٕوی موِن دِن کھور رات
یِمسٕی اُدوے مَن سونیُن
تِمی ڈیوٹھی سُور گور ناتھ (۷۰)

جس نے اپنا آپ اور پرایا ایک سمجھا۔ جس نے دِن اور رات یعنی سُکھ و دُکھ ایک سمجھا۔ جس کے من سے دوئی کا بھاؤ مٹ گیا۔ اُسی نے شمبو کا درشن پالیا۔

پوٗنَ پوٗرت یُس اند وگے
تس پون سُشرنہ بُچھہ ہٕتہ ترِشہ
ہٕتہ یُس کرانٕ انتہ تگے
سُو سمسارس زِوہ نہ رمہ (۷۱)

جو من کو اپنے قابُو میں کرسکتا ہے۔ اُس کو بھُوک، پیاس ستا نہیں سکتی ہے۔ جو اس طرح سے آخری دم تک کرسکتا ہے۔ وہ اس سنسار میں دوبارہ پیدا نہیں ہوگا۔ یعنی مُکتی حاصل کرے گا۔

(۱) انگشت نما ہونا (۲) باز آنا (۳) دوئی کا بھاؤ مٹنا۔ (۴) من (۵) چھونا (۶) آخری وقت تک

پانَس لاگِتھ رُوٗدُکھ ہہ ژہہ
ہہ ژہہ ژھانڈان لُوسُم دُہہ
گیانَس مَنٛز باگ ڈیُوٹھُکھ اَہہ ژہہ
ہہ ژہہ تہ پانَس ڈیوتُم ژھُوٗہ (۷۲)

تُم خُود میرے سے پوشیدہ رہے۔ سارا دِن مُجھے تُمہارے تلاش ہیں گُذر گیا۔ گیان کے حاصِل ہونے پر جب میں نے تُم کو پا لیا۔ تب تُمہارے ساتھ مِلنے پر میں پھوُلے نہیں سمائی ۔

نَنٛگس تہ بھوٗہ سرس چھُہتہ
کوٗپ نیرہ تا نارہ چھوک
لیکھ لَج تیے بہ ناکُو نیے
تلہ تُل تیے تلوٗ نا کنہہ (۷۳)

اپنے مَن کو ہی سنسار رُوپ سمجھ لے ۔ اگر تُو اِس کو تابُو نہیں کرے گا تو غُصے میں بُرے الفاظ نِکلیں گے۔ جیسے آگ سے چنگارے نِکل کر چھالے پڑتے ہیں۔ اگر تُم اِس کو سچائی کے ترازو میں تولو گے۔ تو ان کا وزن کُچھ بھی نہ ہو گا

یُوہ ییِر ژلہ تم اَمبر ہیتی
بُچھہ یُوہ ژلہ تی آہار ہیکہ اَن
ژِت تُرپ سوُہ تراوِس ژِت
ژِتا دیہس وان کیاہ وَن (۷۴)

کپڑے ایسے پہن جس سے سردی دُور ہو سکے۔ اُتنا ہی کھا۔ جس سے بھوک مِٹ سکے۔ اپنے مَن کو ہمیشہ پرماتما سروپ کے وِچار میں لگاؤ۔ اپنے اِس شریر کو جنگلی جانوروں کا خوراک سمجھ ۔

۱ ٹھنڈ نہیں ہوا ۲ غُصہ ۳ وزن ۴ کپڑا ۵ ... ۶ ... جنگلی جانوروں کا خوراک

سمسار نوم توٗ ہ تِچھےٗ
موٗڈَن کِتھہٕ تادٕنہ آےٚ
گیانہ مُدرا چھہ گیانین کِتھہٕ
شوٗ یوٗگہ کلہ کُن پہٕ زنہ آےٚ (۷۵)

سنسار روپی گرم کڑاہی۔ جوکہ مُورکھ لوگوں کے واسطے گرم کی گئی۔ گیان کارتن گیانیوں کے واسطے ہے۔ جو یوگ کے ابھیاس سے حاصل ہوتا ہے

صبوٗر چھےٗ زیوٗر مَرچ تہ نوٗنےٗ
کھنہ چھوٗےٗ ریٹھہ تہ کھیس کُس
صبوٗرُ مالہ چھوٗےٗ سوٗنہ سُند دوٗرےٗ
مَولہ چھوٗےٗ تہُند تہ ہیس کُس (۷۶)

صبر یعنی برداشت۔ زیرہ۔ مرچ سیاہ اور نمک کے مانند ہے۔ جو کھانے میں کڑوا ہے۔ کون کھائے گا۔ صبر ایک سونے کے زیور کے مانند ہے جو بہت قیمتی ہے۔ کون خرید ے گا؟

شوٗرگہ جامہ ترٲوِتھ الگ پراوُم
دگ للہ ناوِم دیہ سنزہ پرِ
پُت زدٕنے اُٹھ وُز نو وُم
ترٲن تہ مالہ کُلس پیٹھ نِندرِ پیٚی (۷۷)

سُورگ کو چھوڑ کر میں نے فقیرانہ زندگی اختیار کی۔ میں نے اُس پرم برہم کے پریم میں دُکھ درد برداشت کیا۔ پراتہ کال اُٹھ کر میں نے اُس کو جگا دیا۔ ہے منش! تم اِس دیہ کے گھمنڈ میں خواب غفلت میں سوئے ہو۔ اِس لئے تم نیند سے بیدار ہو جاؤ؟

۱؎ زرخت پر نیند پڑنے سے جیسے آدمی کو گرنے کا خطرہ رہتا ہے۔ ویسے ہی سنسار میں غفلت

صاحب چھُو بہت پانہ دُوکانس[1]

ساریٔ منگان کینٹر ھا[2] دمہ

رٹ نو کتسی ہنُد راچھہ نو والنس

یہ ژہ گژھی تی پانہ رہنہ (۷۸)

وُہ خود دُکان پہ بیٹھا ہوا ہے۔ سارے کچھ دینے کو ہتے ہیں۔ کسی کی رُکاوٹ نہیں۔ نا ہی دُکان کا کوئی راکھی ہے۔ جو جس کو چاہے خود ہی لے جائے

سنسارس منز[1] باگہ کتھہ شان روزے

روزی پرمہ شو شمبو اگور

لاہ منز باگ ہیے[5] للہ ناون

جگرس منز باگ کریس گورہ گور (۷۹)

سنسار میں ہیں کس طرح رہوں گی۔ یہاں پرمہ شو ہی رہے گا۔ میں اُس کو اپنے گود میں پیار کروں گی۔ اور اپنے دل ہی میں اُس کو پریم کروں گی۔

شنیس[1] تہ روش اتھہ کس رٹے

یس ہکے رٹے واو

سُو پانچ یندرے[6] ژٹتھ[7] ژلے

سُوہی رٹے گٹے رو[8] (۸۰)

شنیہ اور سورج کو کون پکڑ سکتا ہے۔ جو ہوا کو پکڑ سکے۔ وُہ پانچ چھوٹیوں کو کاٹ کر بھاگ جائے گا۔ وہی اندھیرے میں پرکاش کو پکڑ سکتا ہے۔

---

[1] پرماتما۔ جیو آتما [2] شریر یا سنسار [3] سب لوگ یا سب یندرئے۔ [4] گود میں [5] پریم کرنا یعنی بھکتی۔ [6] پانچ وشئے [7] کاٹ کر یعنی قابو کرنا۔ [8] پرکاش۔

دوہ کیاہ زاہہ تس نو بنے
غمکہ جامہ ہاؤلتہ تنے
گھرہ گھرہ فیرس ہیم گنے
ڈیوڈھم نہ کانہہ تہ پنہ اکنے (۸۱)

وہ دوسرے کے دکھ درد کی قدر کیا جان سکتا ہے۔ جو اس میں خود مبتلا نہ ہوا ہو۔ میں اس کے تلاش کا غم میں پھرتی رہتی۔ ہر ایک گھر میں اس کی تلاش کی مست ہوگ۔ زاوہ رہتی ہوا۔ اور کسی کو بھی اپنا ہمدرد نہیں دیکھا۔

ہہہ نشہ ہا دراؤ شاہ کیاہ گوی
ہہس تہ ہاہس شاہ ژی زان
زوہ تشہ ہمہ دراؤ کیاہ وچھوی
کیاہ روو باقی کیاہ گو فانؔ (۸۲)

ہہہ سے ہا نکلا۔ تو سانس کس سے کہتے ہیں۔ پران اپان کو تو سانس جان لے۔ روح سے جب جسم علیحدہ ہوا۔ تو کیا دیکھا۔ بعد میں باقی کیا رہا اور ناش کیا ہوا۔

شہتہ ہند شکار گیتھ کوہ زانے
ہینٹھ کوہ زانے پترے دوہ
شمہچ قدر لش کوہ زانے
مچھ کوہ زانے پنپر سنز گت (۸۳)

شہنی (ایک شکاری پرندہ) کا شکار چیں کو کیا معلوم ہے۔ بانجھ عورت کے سامنے بچے کے دکھ درد کی قدر کیا ہو سکتی ہے۔ شمع کی قدر لش (ایک قسم کی لکڑی جو چراغ کا کام دیتی ہے) کیا جان سکتی ہے۔ مکھی پروانے کی

۱۔ آتما۔ ۲۔ شریر۔ ۳۔ ناش ہونا

شمع پر اپنے آپ کو نثار کرنے کی قدر کیا جان سکتی ہے ؛

لۆبھ مارُن سہج وِژارُن

دُرگ زانُن کلپن[۲] ترا ؤ

نِشہ چھوی تہ دُور گژھ زانُن

شونس شُنیہ میلت گو (۸۴)

خواہشات کو نابود کر کے آتم سروپ پر وچار کرو۔ خیالی پلاؤ پکانا چھوڑ دے اور سچی وِدیا کو بیش بہا اور مشکل سے ہاتھ میں آنے والی ہے۔ وُہ تیرے نزدیک ہے۔ اُس کی تلاش دُور مت کر۔ وُہ شُنیہ رُوپ ہے۔ اور شُنیہ میں ہی سما جاتا ہے ؛

رَومت تھلہ تھلہ تا پِتن

تِرے پِیتن[۳] اوتم ریشا

وَرُن[۴] مت لوٹ گرہ اژتن

شِو چھوی کرُوٹ تے تژین اپدیش (۸۵)

کیا سورج سارے جگت میں ہر ایک چیز کو روشن نہیں کرتا ہے۔ کیا وُہ صرف اچھے شہروں کو روشن کرتا ہے۔ کیا ہوا ہر ایک گھر میں داخل نہیں ہوتا۔ یہی اشارہ ہے۔ اسی اصول کو سوچ لو۔ دراصل شِو کو پانا بہت مشکل ہے ؛

یے گورہ پرمو گورہ

سِد بھاؤ بھاؤ تہ مہ ژہ

زہ زہہ وُپنے یہ گندا پتر[۵] ا

ہیہ کوہ ترُن تہ لگوہ تت (۸۶)

---

۱ - آتما - ۲ فضول خیالات - ۳ روشنی دیتا ہے - ۴ ہوا - ۵ نابستان -

ہے میرے گورو دیو آپ ایشور سروپ ہیں۔ کرپا کر کے مجھے سچی
ودیا سمجھائیے۔ پران اپان دونوں ایک ہی جگہ سے پیدا ہوتے ہیں پھر
ہہ کیوں سرد ہے اور ہا کیوں گرم ہے ❊

اناہت شوسروپ شونالیس
ناؤنا ورن نا روپ نا گوتر
اہم ہہ ناد بند تہ یوؤن
شوہی دیو اشوار پیٹھ چٹرس (۸۷)

وہ ہمیشہ رہنے والی آواز جو شونیہ میں ہی رہتی ہے۔ اس کا کوئی
نام کوئی رنگ کوئی شکل اور کوئی گوتر نہیں ہے۔ وہ خود ہی مختلف
آوازوں میں اپنی اچھیا سے ہی تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ وہی ایک دیوتا
ہے۔ جو کہ اس پر سوار ہوتا ہے ❊

واکھ منس کول اکول نا آتے
زہر پہ مدرے اتر ناپرویش
روزن شوشکت نا آتے
موشرہ گونہ تہ شوئی اپدیش (۸۸)

اپنے من کو سمجھاؤ کہ وہاں پر چھوٹے بڑے کا کوئی تمیز نہیں۔ وہاں
پر خاموشی سے یا مدرا کرنے سے رسائی نہیں ہو سکتی۔ وہاں پہ نا ہی
شو رہتا ہے نا ہی شکتی رہتی ہے۔ اگر کچھ باقی رہتا ہے۔ وہی
سچا اصول ہے ❊

وکھو رنیا آدرن سکھر
امتر ال پل وکھر ہیچھ

ط رنگ۔ ۲ سوار ۔ ۳ مدرا ۔ ۴ پرشیدہ کر یاد ۔ ۴ باقی رہے گا۔ ۵ پوجا کرنا۔

یدٕ وٕنے زانگ پرمہ شیٖد
اکھہ ہشی کرہ کھشی کرہ ہتھ (۸۹)

ہے دیوی تیار ہو جاؤ اور پُوجا کا سامان تیار کر۔ ہاتھ میں سارا پُوجا کا سامان لے۔ اگر تُم برہم شید کو سمجھتی ہو۔ تو تُم اٹھاٹھ سے تانترک دیویوں کے ساتھ بیٹھ کر پُوجا کر۔

شِو وا کیشو وا جِن وا
کملج ناتھ نام دارن یُس
مہ ابلہ کیٚستن بھو رُز
سُو وا سُو وا سُو (۹۰)

چاہے اُس کا نام شو ہو۔ کیشو ہو یا جِن ہو۔ یا کملی ہیں وہ کرنے والا وِشنو ہو۔ جو کچھ بھی اُس کا نام ہو۔ وہ مجھ غریب ابلا کو اس سنسار کے پھندوں سے چھڑا سکے۔ چاہے وہ شو ہو۔ کیشو ہو۔ جِن ہو یا وِشنو ہو۔

ہنر ِس شم تہ دم نو گژھے
یژھہ پراو کھ امتُھ کھی دوار
سلِلس لوٗن تِہ زلن ملیت گژھے
توٚتہ چھوٗی دُرلب ہنرہ وچار (۹۱)

پرمیشور کو نہانا اور تپ یا کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر تم مکتی حاصل کرنا چاہتی ہو۔ تو صرف پریم سے حاصل کر سکتی ہو۔ اگر تُم نمک کی طرح پانی میں اُس کے ساتھ مل جاؤ گے۔ تو بھی اُس کو پہچاننا تمہارے واسطے بہت مشکل ہے۔

ممسارس آیس تپسے
بُدہ پرکاش لبہم سہجے

۱ مہی دوبارہ ۲ کمل میں رہنے والا کھوان ۳ غریب عورت ۴ سنسار روپی دکھ ۵ پانی

مَرِم نہ کُو ہمہ تہ مَرہ نہ کانہہ
مَرہ رِیلنِچھ تہ لَسہ رِیلنِچھ (۹۲)

ہیں اس آنے جانے والے سنسار ہیں آگئی۔ اور تپسیا کر کے میں نے آتم پر کاش حاصل کیا۔ اگر کوئی مرے تو مجھے کیا ہے۔ اور اگر میں مروں۔ تو کسی کو کیا ہے۔ اگر میں مری تو اچھا ہے۔ اور بہت دیر زندہ رہی۔ تو بھی اچھا ہے ؛

ہیتھ کَرِت راج پھیرہ نا
دِتھ کرِت ترِپتھنا من
لُوبھ ؔرہت زِنۍ مرہ نا
زِیونت مرِہ تے سُوی چھوی گیان (۹۳)

اگر تمہیں ایک سلطنت ملے۔ اور اُسی کی حکومت کرو۔ تو بھی من کی شانتی حاصل نہیں ہو سکتی ہے۔ اگر یہ سلطنت تم کسی اور کو بخشو گے۔ تو بھی شانتی حاصل نہیں ہو سکتی۔ جو دنیا کے خواہشات سے آزاد ہے۔ وہ کبھی مرتا نہیں۔ زندہ ہو کر مرنا جیسا رہنا سچا اُپدیش ہے ؛

شیِل تہ مان چھُوی پوٗنہ کِنجے
مُوچھہ یم رُٹ مَلہ یدٔ واوٗ
ہستوی یِلِ ہِس وَالہ گنڈِے
رتہ یِس نٔگہ سُو اَدہ نہال (۹۴)

جیسے پانی کو ایک ٹوکرے میں لینا ہے۔ ایسا ہی مشکل دیانتداری اور شہرت کو مستقل طور پر رکھنا ہے۔ اگر کوئی بہادر شخص ہوا کو مٹھی میں بند کر سکے۔ یا ایک ہاتھی کو اپنے سر کے ایک بال سے باندھ سکے۔ وہ شاید

ؔ۱ راضی ہو۔ ؔ۲ نکتہ نی والا ؔ۳ کامیاب۔

کامیاب ہو سکتا ہے ۔

شِوگُرتے کیشوٗ پلنس[1]
برہما پایر ہن وُلسِس[3]
یوٗگی یوٗگہ کاہ پرزانس[2]
کُس دیو اَشہ وار پرچڑِس (۹۵)

شِو گھوڑا ہے اور وِشنو کاٹھی اور پائیدان پر برہما ہے ۔ یوگی جن یوگ کے بل سے اُس کو پہچان سکتے ہیں ۔ کون دیوتا ہے ۔ جو اس گھوڑے پر سوار ہے ۔

شوَن ژُلِت شِشِر کلہ وُنزِم[3]
پرکرت ہُزِم[2] پوٗنہ سیتی
لوٗلکہ نارہ سیدتھ وانیج بزِم
شنکر لبُم تمئ سیتی (۹۶)

من وغیرہ کو قابو کر کے میں نے چھ[6] جنگلوں کو عبور کیا ۔ اور تب چندر کلا سے مجھے آگ ... آئی ۔ یہ سارا سنسار تب میرے اندر بسم[3] ہوا ۔ محبت کے ... میں نے اپنے دل کو گُن لیا ۔ پھر شِو مجھے پراپت ہوا ۔

سوئی ماتا روٗپ پے دیئے
سوئی بھاریہ روٗپہ کرہ ولاس
سوئی مایا روٗپ زِنِد ہرِتے[5]
شِو چھُوئی کروٗٹھ تہ ین اُپدیش (۹۷)

وُہی دیوی ماتا ہے ۔ اور بچے کو دودھ پلاتی ہے ۔ وہی استری بن کر ولاس کرتی ہے ۔ وُہی مایا روپ بن کر جیون کو مارتی ہے ۔ سچ پوچھو تو شِو کو پانا

[1] کاٹھی ۔ [2] پہچانتے ۔ [3] جگایا ۔ [4] جلایا ۔ [5] مارنا ۔

بہت مشکل ہے۔ اس اُپدیش پر غور کرو:-

سوئی شِیل چھے پٹس تہ ہٹھس

سوئی شیل چھے اُتم ویش

سوئی شیل چھے فیرِ وِلِس گرٹس

شِو چھوئی کرِ دٹ تِے ژین اُپدیش (۹۸)

وہی پتھر سڑک پر بھی ہے۔ اور اُسی پتھر کا پیٹھ بنا ہے۔ اُسی پتھر سے پُوتر جگہ بنی ہوئی ہے۔ اور وہی پتھر گھومنے والی چکّی کا پاٹ ہے۔ شِو کو پانا بہت مشکل ہے۔ اِسی اُپدیش کو اشارہ بان:-

لل بوژ الیس سُومنہ باغس

وُچھم شوس شکت میلت تہ واہ

تتہ ائے کرُم امرتہ سرس

زندے مرس تہ مہ کیاہ کرے (۹۹)

میں لل اپنے آتما رُوپی باغ میں چلی گئی۔ اور بڑی خوش ہوئی۔ جب، کہ میں نے شِو اور شکتی دونوں کو دیکھا۔ وہیں پر میں نے اپنے آپ کو امرت کے جھیل میں لے گیا۔ اب مجھے کوئی کیا کر سکے۔ کیونکہ میں اگرچہ زندہ بھی ہوں۔ تو بھی مُردے کے سمان ہوں:-

لر لرزم مننر میدانس

اند اند کرمکس نکیبہ تہ گاہ

شُو روزہ ییتہ تِے بوژنہ پانس

وُونہ گوو انس فالو دِ لھہ۔ (۱۰۰)

---

۱ پتھر۔ ۲ سڑک۔ ۳ آتما رُوپی۔ ۴ پرماتما۔

میں نے ایک میدان میں ایک عالیشان مکان بنایا اور اُس کو چاروں طرف سے خُوب سجایا۔ وُہ یہیں رہیگی اور میں چلی جاؤں گی جیسے دُکاندار دُکان کو بند کرکے چلا گیا ؛

نوٹ !

مُدت سے ہمارے دِل میں یہ خواہش موجزن تھی۔ کہ لل شوری کے واکھیوں کو جو سرفت اور گیان کے راز سربستہ ہیں۔ پبلک کے سامنے اُنکی اصلی صُورت میں پیش کر کے اُن کا بھاوُ ارتھ سرل بھاشا میں لکھا جائیں۔ واکھیوں کے جمع کرنے اور اُن کے ارتھ لکھنے میں ہمیں جو محنت کرنی پڑی۔ ساتھ ہی ان کے جمع کرنے میں بہت سے جگہوں کے آنے جانے میں جو دھن خرچ کرنا پڑا۔ اُس کا قارئین خُود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ سردست ہم نے قریباً چار سو شلوک جمع کئے ہیں۔ جن میں سے ہم پہلا قسط ایک سو شلوک ہم پبلک کو پیش کرتے ہیں۔ اس ایڈیشن میں جو خامیاں اور فروگذاشتیاں پڑھنے والوں کو نظر آئیں۔ اُن سے ہمیں آگاہ کرنے والوں کے ہم ممنون ہونگے۔ اور طبع ثانی میں وُہ فروگذاشتیں پُوری کی جائینگی۔ نیز وُہ اصحاب بھی ہمارے شکریہ کے مستحق ہونگے۔ جو ہمیں مزید واکھیوں سے مطلع کریں گے۔ جو اس رسالے میں درج ہونے سے رہ گئے ہیں۔ تاکہ ہم اپنے جمع کئے ہُوئے واکھیوں کے ساتھ مُقابلہ کریں۔ اُمید ہے۔ کہ پبلک ہمارے محنت کی قدردانی اور حوصلہ افزائی کرے گی ؛